
REGISTERD No A 783
LUCKNOW
1929
OUDH PUNCH
जिल्द
न: १४
क़ीमत पेशगी
जلد چہاردہم
M. B. Khan Artist

توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تکیہ مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل ضحک امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے سخن سنجی کی تنقید بھی کرتے ہیں اور گریہ بھی۔
اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ نہ بنایئے۔ نہ حجم کی کمی پر تیوریاں چڑھایئے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جدت۔ رائے کی صائبیت بے روے و رعایت نکتہ چینی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر رکھیے۔ انشاءاللہ سال بھر کے پرچوں میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہٰذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے [illegible] اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو پھر ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما بخیر شما بسلامت۔ بنا برین ایسے مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ پانچ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف تہذیب ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ خورد(?) ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار خطوط منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے [illegible] نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں۔ فروخت کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو [illegible] زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا اگر خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے مشتہرین اپنی تحریروں کے [illegible]

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی صلح کل پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک جانب پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہونا چاہیے۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ — نمبر ۲۲

مضامین غیر

۱۰ جون ۱۹۲۹ء

مرحوم خطوط کا تھیلا

(نمبر ۲)

لندنی طالب العلم کا خط دوست کے نام

ڈیر حمید، تم سے رخصت ہو کر مع الخیر اس ملک میں آیا جس کا ہر آدم یہی تراشا ہے پوچھا سبحان اللہ سلیقہ صفائی آرام سے رہنے کے شعور صفائی اور صفائی تمیز پر نقل و حرکت کے آسان ذرائع شہنشوں کا اسطرح کام کرنا جیسے کوئی صاحب عقل ذی روح کام کرتا ہے حسن صورت تواضع معاشرت کی پابندی یہ سب باتیں اس درجہ سے قابل تحریر نہیں کہ یہ تجربہ شہرہ خاص و عام ہے ہندوستان کا مرجع مجموعہ سے کتابوں اور اخباروں میں کونسی بات سے ہم سندھ کے ایل ہند سے پوشیدہ ہے اور تم تو یہاں ایک مرتبہ آ چکے ہو تمہارے سامنے کیا بیان کروں ہاں یہ صحیح ہے کہ لندن ہر سال کثرت ایجادات و اختراعات کی وجہ سے نیا ہو جاتا ہے تو یہ تغیرات کوئی کہاں تک لکھے اور لکھے بھی تو فائدہ کیا؟ - میں تو خط لکھنے بیٹھا ہوں ضروری باتیں ان تعلقات کے جو ان بیان سے مقصود ہے مجھے یہاں آئے دوسرا مہینہ ہے ہوٹل میں رہنے کا بندوبست کر لیا ہے یہ ہندوستان تو ہے نہیں کہ لوگ شریف صورت دیکھ کر خواہ مخواہ حق میزبانی ادا کرنے پر آمادہ ہو جائیں اور اپنے دام خرچ کر کے بیرونی مسافر کا انتظام کریں کہ مجال کہیں یہاں سے

شکر بجا آر کہ مہمان تو
روزی خود می خورد از خوان تو

کا فلسفہ مروج نہیں۔ لوگ بات بات پر تھینک یو کہتے ہیں مگر یہ شکریہ بھی دل سے اور جنسی سے بالاتر یہاں باپ بیٹے بھائی بہن اور ماں بیٹی میں بڑا دوستانہ ہوتی ہے اور صداقت میں بدگمانی برابر ایک دوسرے کی رعایت نہیں کرتا۔ صاحبزادے اپنے باپ کی تجارت کو ہیں اور پرسکرم اپنے بیٹے کی دکان پر تنخواہ لے کے کام کرتے ہیں اور ضرورت کی پابندی دونوں پر لازم ہوتی ہے خلاف ورزی کی حالت میں تاوان تک ایک دوسرے سے وصول کرنے میں دریغ نہیں کرتا۔ بھر بھلا میں ہفتہ وار صحیح وقت پر ہوٹل کا کرایہ نہ ادا کروں تو کہاں رہوں بھائی ایک دفعہ صرف پانچ منٹ کی دیر مقررہ ساعت میں ہو گئی تو بہت بد دماغ ہو گیا ایک لیڈی جو یہاں کا رکن ہے مجھ پر بہت مہربان ہے اس نے منیجر صاحب کا مزاج دھیما کیا۔ پیارے دوست اس عورت کا سلیقہ دیکھ کے بھوک پیاس جاتی ہے آہ کیا بات ہے تعلیم کی۔ دیکھیے اسکی صورت شکل تو بالکل دیسی ہی سی ہے بلکہ اگر رنگت سیاہ ہوتی تو میں سمجھتا کہ ہندوستان کی کوئی گنوار ہے پاس ہے لفظ جدا اسکی بالشت بھر کی آنکھیں بے نوری کا لڑا پر رونق ہاں عمر چالیس سال مگر جب کام کاج سے فرصت پاتی اور بن ٹھن کے باہر نکلتی تو کیا کہوں کیا عالم نظر آتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اسکا سنگھار میرے دل پر بے طرح قابو پا رہا ہے۔ خدا خیر کرے۔ بار بار یہ خیال ہوتا ہے کہ والد نے اپنی مرضی سے میری شادی چچا کی لڑکی سے کر دی مجھے اس معاہدے کی پابندی ضروری معلوم نہیں ہوتی وہ اپنے وقت کی ورسی مگر جب پہلے سے کوئی انس محبت کا نقش دل پر نہیں پڑا تو ابھرے کیا چیز۔

خیران بی صاحب کی وجہ سے ایام مسافرت کسقدر پُرلطف ہو گئے ہیں۔ ہر شام تفریح کے لیے ہائیڈ پارک میں تنہا جانے کی کوفت سے محفوظ ہوں اور بھائی ان کی ذات سے اور بھی تھوڑا سا آرام ہے وہ یہ کہ نہیں کے ماتحت ہوٹل کا گودام ہے۔ وہی کھن، مقدس گوشت شکر چائے انڈا بسکٹ کیک جیلی سگریٹ سگار تمن تلے کا رہ اکثر بلا قیمت اور بعض اوقات نصف قیمت پر یہ چیزیں مل جاتی ہیں۔ سنتا ہوں کہ میم صاحب اب تک تین شوہروں سے طلاق لے چکی ہیں۔ لوگ بے مہری کا الزام میم صاحب ہی کے سر تھوپتے ہیں مگر مجھے یقین نہیں آتا۔ بھلا ایسی رحمان مزاج عورت کسی کو دل کیا دکھائے گی۔ مجھ غریب الدیار پر جب اتنی عنایت کرتی ہے کہ سخت بوسہ دیتی ہے۔ ہاتھ میں ہاتھ ڈال کے گھومتی ہے کبھی فرمائش نہیں کرتی تو اپنے ہم قوم کو شکایت کا موقع کیوں دے گی۔ چند روز ہوئے کہ میں نے ایک سو پونڈ کی انگوٹھی اصرار کر کے تحفتہً دینا چاہی وہ لیتی نہ تھی۔ آخر میں نے آنکھوں میں آنسو بھر کے کہا کہ یہ غریب مسافر کی یادگار محبت ہے۔ تو انہوں نے مسکرا کے اپنا بایاں ہاتھ میری طرف بڑھایا اور چھنگلیا میں انگوٹھی پہنا دی میں نے وطن میں سنا تھا کہ یورپ میں یہ کنگنا کا رواج نہیں لیکن یہ غلط ہے جب سے میم صاحب کے ہاتھ میں انگوٹھی پہنچی ہے اس وقت سے میم صاحب کے شناسا ان کو بُری طرح چھیڑتے ہیں۔ اور ایسے اشارے کرتے ہیں جنسے مترشح ہوتا ہے کہ گویا میم صاحب نے ایک کالے ہندوستانی کو شوہر بنانے کا عزم کر لیا اور ارادہ کر لیا سوسائٹی انہیں اب تنگی چتونوں دیکھنے لگی ہے کل کا واقعہ سنو کہ مجھے انہوں نے نماز پڑھتے دیکھ لیا وہ بہت متعجب ہوئیں اور کہنے لگیں کہ یہ تم کیا کر رہے تھے میں تو سمجھی کہ تمہارا دماغ بگڑ گیا۔ مگر تم صحیح نظر آتے ہو شاید یہ کوئی ورزش کا نیا طریقہ ہے میں نے سینڈو کی ورزش کی کتابیں دیکھی ہیں اور بعض طریقوں پر روزانہ عمل بھی کرتی ہوں لیکن اس کتاب میں ایسا کوئی طریقہ نہیں تم سیدھے کھڑے ہوئے پھر جھکے پھر اوندھے منہ گر پڑے یہی عمل تم نے کئی بار کیا۔ اگر یہ کوئی ورزش ہے تو بالکل آسان ہے اسمیں کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی پڑتی جو اعصاب کو محنت کا عادی بنائے۔ میں نے جواب دیا کہ میم صاحب یہ ہمارے یہاں کی نماز ہے ہم پانچ وقت اسی طرح عبادت کرتے ہیں۔ ہم ہاتھ باندھ کے کھڑے ہوتے ہیں یہ خدا کے دربار کا ادب ہے۔ ہم جھکتے ہیں یہ فروتنی کا اظہار ہے یعنی سرکشی تیری جناب میں کسی کی چل نہیں سکتی۔ پھر ہم سجدہ کرتے ہیں یہ اپنی بندگی کا اعتراف و اقرار ہے۔ میم صاحب نے کہا کہ بالکل تضیع اوقات ہے۔ خلوص دل سے اسکے وجود اور اسکی قدرت کا اعتراف بہر وقت کرنا چاہیے اس اٹھا بیٹھی سے رو جائیں عقل محض بے دوڑی کی تعریف

ہیں۔ کیونکہ ہم صرف اللہ ہی کو کھڑے ہو کر سجدہ کرتے ہیں اور یہی سوسائٹی کی خاطر ہے ورنہ عقل تو کہتی ہے کہ انسان کا دل خدا کا عبادت خانہ ہے۔ اینٹ اور چونے کی عمارت اسے ہرگز درکار نہیں۔ میں نے کہا کہ پھر ہم بائبل دیکھو خدا نے خود اپنے لئے ہیکل بنانے کا حکم دیا تھا۔ انھوں نے جواب دیا اُس وقت کے انسان جاہل زیادہ تھے انھوں نے سمجھانے کے لئے۔ اگر ہیکل بنانے کے انھیں راضی اور مشغول کرنے کی فکر نہ کیجاتی تو وہ اپنے پرانے اشغال کی دلچسپیوں کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ اب تعلیم عام ہے جہالت کا زمانہ باقی نہیں رہا۔ عبادت کے واسطے کسی ترکیب یا پیرایہ یا مقام یا وقت کی ضرورت نہیں۔ خود صاحب عقل ہو غور کرو۔

غرض جیسے اس عورت نے ایسی بات کہی کہ اب میں نماز کی معین صورت کی پروا نہیں کرتا جب فرصت ہوتی ہے اُس ذات بے مثال کا تصور کر لیتا ہوں تصور کیا عبادت اور وضو کی چنداں حاجت نہیں۔ دل پاک ہے۔

ایم اے زیڈی (قریشی)

نوٹ:۔ خط ہے سماجی کی [illegible] انشاء اللہ آئندہ۔

ہو پہنچ جاتی ہے بفضل ایزد فوڈی بھی مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے اور آکا باکا بھی کلمہ گو ہے۔ فرق ہے تو اتنا کہ فوڈی صرف انہیں مسلمانوں پر اطلاع کرنے کو اور سے کہنے میں عریت صرف کرتا ہے جو نہرو رپورٹ کے مخالف ہیں۔ مگر آکا باکا بزبان انگریزی ان مسلمانوں کی لے دے بھی کرتا ہے جو نہرو رپورٹ کے مرید ہیں اور مسلم ہندوؤں پر بھی خیالی گھات میں دیکھا جاتا ہے [illegible] رہتا ہے۔ دونوں حریف پنجاب ہی کے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنے مخالف دظرافت سے زیادہ مخطوظ کر سکتے ہیں۔ دوسرے صوبوں کی خلقت اُن دونوں سے واقف نہیں ہے وہ تو بات چیت کرتے ہیں جیسی طبیعت رکھنے والے لوگ ہیں۔

مضحک ہو رہے تھے ان کا خالق ذہنی عبارت تھا اور جس عمارت کی بنیاد تاقیامت پختگی ضرور تھی لگے اور سب ہونے میں کوئی زیادہ وقت صرف نہیں ہوئی بجلی آئی اور سکا ڈھلا۔ اسلامی حقوق کے طلب و حفاظت کی یہ صورت نہیں ہو سکتی۔

آکا باکا صاحب کی چوتھی اشاعت زیر نگاہ ہم ہے جس میں "فوڈی میاں" کی چوٹ بے شک قابل داد ہے نہرو رپورٹ یا نہرو سیپ اسٹیشن کے خواب آلود جو کہ مسلمانوں کے حق میں ہمیشہ دلفریب رہا ہے اور کوئی ایسی دلکشی نہیں کہ ہم ان رنگوں میں نہیں ہیں جو آنکھ بند کر کے کسی کی طرف پڑا دہ ہو جائیں۔ کیا یہ نہرو سیپ اسٹیشن کے اس لفافہ میں موجود ہیں جو نہرو رپورٹ کمیٹی نے تیار کیا ہے آج یہ ڈھونڈنا جائز الفاظ مسلمانوں کا درست کیا ہوا ہے اللہ میاں ایسے سمت نہیں [illegible] معصوموں کی ذہنی شرکت میں شریک ہے۔ اور حضرت عمائی خوشی میں کب و نیا کی نہ ہو۔ شرب یا اللہ میاں کی ذات بیکل کا اتفاق کب ہوا ہے یہ دوسرے اللہ ہو رہے ہیں کسی کی نگاہ میں جچینگے۔ انسانی خوشی میں کسی کے بس کی نہیں۔ موسیٰ کی سنت ہو حال شاہد ہے کہ ایک عورت جل بیٹھے سے معجزات ظاہر ہو رہے ہیں۔



مسافر ولایت

چند روز دیسی خیمہ یا میں رہے کرو۔ ولایت سے آنے کے بعد شکار کی تدبیر ہو گی۔

ہندوؤں سے حور زادی کی وہ تو رہا ہوتی ہو گی۔ دریا نے قلزم کا پانی موسیٰ کی لاٹھی سے جدا ہو کے دو حصوں میں تقسیم ہو گیا دوسری طرف آنا پڑا تھا وہ دیکھنے کے لئے جنا بھی موسیٰ کی خشک ہونے پائی تھی کہ یار لوگوں نے خواہش [illegible] ہوئی۔ نئے سرے سے بچاری موسیٰ لوگوں کے پاس آئی۔ وہ بت تو بصورت نفیس قیمتی خاص اب بھی دیکھئے کیا ہم ہمارے لئے بھی وہ جادو ہے یہی خیر اگر خدا اور ہر فن نور آفتاب دنیا جناب کی حرکت دو گنے اور روشنی کی جگہ دریا شقاقی دکھانے پر بھی امت کو راہ دست پر لے سکے۔ الغرض ابھی وقت ہاتھ سے نہیں گیا ہے۔ فوڈی نے اپنے مضمون [illegible] نہرو رپورٹ کی آکا باکا سے [illegible]

روزدان پوسٹ مین

آکا باکا

یہ کوئی پنجابی لغت ہے جس کے معنی سے ہم قطعی نا واقف ہیں۔ اصطلاحات جدیدہ میں رہاز علم تیسرا کا ذہنی ورثہ ہے کیا کریں۔ جناب حریف "فوڈی" کا جواب ہے فوڈی کے معنی سے بھی ہم واقف نہیں اور وہ اچھا جواب ہے۔ خدا رکھے پنجاب کو واللہ بڑے نام گئے ہیں۔ آجکل ظرافت کے جو معنی لئے گئے ہیں اُن کی تکمیل فوڈی بھی کرتا ہے اور آکا باکا بھی۔ خدا رحم کرے ظرافت کی جان پر بنی ہے۔ واقعی

ضرور مفید ہیں بشرطیکہ اعتدال کو ہاتھ سے نہ دیں۔ ہم تو فوڈی کی پالیسی سے بیزار ہیں نہ آکا باکا صاحب کی پالیسی پر معترض۔ ہماری نظر اس جھگڑے کے نتائج پر ہے کہ وہ خدا بڑھتے تو قلمی زبان دراز ہی میدان داری پر منتج ہو گی۔ عنقریب سائیں صاحب اپنا اعمال نامہ ایک ہاتھ میں لئے وارد ہوں گے حضرت فوڈی اور جناب آکا باکا کی رضیت نے جو تعلیم حاصل کی ہے وہ مفید کی ثمرات سے بھرا ہوا ہے۔ تاہل خود دل سے کیا وقتی اور پھر خود ہی تنہا کے ندر ہو جائینگے اور انگلستانی مدرس کی ذمہ داری منسکری کر کے ٹھوں کا روپیہ جاکے دکھانے میں کامیاب ہو جائے گی۔ پنجاب کے [illegible]

دھوئیں کے ساتھ پیش کر سکتے ہیں اور آگاہ کا صاحب اپنی
طرز پر معقول وجوہ خلاف واقعات ۔ اسطرح مخلوق کو
دو دھوکوں میں ڈال کر اپنی رائے قائم کر سکتا ہے ۔ شیخ کے
خواب کی تعبیر کے واسطے ارسطو کا سا مجتہد درکار ہے ۔
منقول ہے کہ سکندر نے خواب میں اپنے تئیں دارا
سے کشتی لڑتے دیکھا ۔ دارا نے سکندر کو زمین سے بلند
کر کے دے مارا ۔ آنکھ جو کھلی خوابی کشتی کا رعب
طاری تھا سکندر کا ارادہ فوراً بدل گیا انھوں نے
خروج سے کہا بس بھائی اب ادھر کا قصد ہی فتح نہیں
ہے جب ارسطو نے یہ ماجرا سنا تو اٹھ سکندر سے کہا کہ
دارا نے جو تمہیں خواب میں زمین پر دے مارا تو کچھ نہیں
تمہیں خود زمین سے وابستہ ہو گیا تم جاؤ اور اسکی زمین پر
قبضہ کرو ۔ دارا ہارا سکندر جیتا ۔

خاکسار دو بار الجبرا ادھ

پنچ ۔ [illegible] انگریزی لفظ [illegible] کی سرشتہ
شکل ہے [illegible] فصاحت کی دشمن تھی [illegible]
بول نہیں اے وسیل اقبال خیال کر دیجیے یا اطلاعت
ارباب پنجاب دخل نہ دیں گے ۔

خدا حافظ [illegible] منطق آن [illegible] بیگم بنام لارڈ ارون

خدا حافظ وٹ صاحب خدا حافظ ۔

جس طرح پشت دکھائی ہے اسی طرح پیر نہ دکھانا نصیب
ہے یہ تو مشہور تھا کہ تم یونہی سیر کر کے چلے اپنے
وطن جاتے ہو ۔ عورتوں سے ملو گے ۔ انھیں دیکھ کے
اچھے تئیں دکھاؤ گے ۔ مگر تم نے خود ہی بیانات چھوڑ دیا
کہ کسی اور کو دکھانا مطلوب نہیں ہم تو ہندوستان کا
دل انگلستان کے سامنے کھول کے رکھ دیں گے ۔ ہندوستان
دکھائے گا انگلستان دیکھے گا ۔ [illegible] کا حق بجا ہے ۔ حال
پالیسی متقال دل کا عامل یوں ادا کرتے ہو کہ جانیے ۔

ایک دل بیچتا ہوں ہے کوئی لینے والا ؟

ٹوٹا پھوٹا دو دھکتا ۔ پھولا پھلا چمکدار کا پٹکا کیسا
ہے تو ہے صحیح سالم جانچ جوئیے خوش خرم [illegible]
ہمار مضبوط ہے تو یہ ہے

دل نہیں ہم بیچتے ہیں طرز تنگ بھا کر دیکھو
پھر نہ پھر بیٹھے جو نکو کہیں ٹوٹ پھوٹ

جانچ دل ہے اور ہندوستانی دل ہے ۔ وسیع بھی ہے
تنگ بھی ۔ بامیا ہے بےنام و ننگ بھی ۔ بدرنگ بھی
ہے خوش رنگ بھی موم بھی ہے سنگ بھی ۔ اس دل
میں ایک دنیا بستی ہے کہیں چہل پہل ہے کہیں وحشت
برستی ہے اخلاقی مکارم اور خوبیاں بھی اسی میں ہیں
شیطانی ذمائم اور بد اسلوبیاں بھی اسی میں ہیں یہ دل
کاسہ گردش بھی کا چیلا ہے آدھا جلا آدھا میلا ہے
نار و نور ، غل و غرور ، جنگ و ستر ، شعبدہ و معجزہ ،
نفاق شقاق آگ پانی جو شے ڈھونڈو گے
اسیں پاؤ گے البتہ ایک جنس اسکے دساور میں نایاب ہے
جسے اتفاق واتحاد کہتے ہیں تو اسکی تمہیں کیا حاجت
ہے یکجہتی و یکرنگی کی تمہاری منڈی میں خود بہتات ہے
خدا کا شکر ہے کہ اس دل کے بارے میں اگر چہ ہوتے
تمہارا یہ قول ہے

ایسا نہ دے زمانے کو پروردگار دل
آشفتہ دل فریفتہ دل بیقرار دل

لیکن سچ پوچھو تو جلا تمہارا اسی میں ہے ۔ ذری
دشمنوں کے جگر کا نے سے جھڑک گیا ہے [illegible]
چھکا رو بھا و بھیسا اور تھپکی دو تو رام ہو جائیگا ۔ [illegible]
کے باوجود برطانیہ کا پیارا پیارا سمجھو ۔ کٹنے اور پھٹنے
کا آٹا گھٹے گا ۔ اس دل میں ارمان بھرے ہیں
مگر ایک ارمان دوسرے کا دشمن ہے ۔ سینہ چڑیا کی
بھٹری ہے جس میں طوطی بھی ہے زاغ بھی ۔ بلبل بھی
ہے کلاغ بھی ۔ چغد بھی ہے ہما بھی ۔ کھوسٹ بھی ہے
بیا بھی ۔ باز بھی ہے عصفور بھی ترلی بھی ہے کبوتر
بھی ۔ آپس میں [illegible] چونچ باز کے دام پرت پلتے
ہیں ۔ جنگجوئی کے واسطے نکلتے ہیں ۔ گروہوں میں جتھے
نہیں ۔ شہزوروں میں مروت نہیں ۔ لیڈروں میں
دانش نہیں ۔ مریدوں میں متانت نہیں ۔ [illegible]
یہ دل آزادی کا طلبگار ہے دیجئے نہ دیجئے کا تمہیں
اختیار ہے یار دوست

دل جناب کا سنبھلتا کیا
دیکھو پیار کی نگاہوں سے

وٹ صاحب ۔ یہ تو یہی بات ہے تم یہیں گھر گئے یا ادھر
کچھ ۔ اگر یہی کہتا ہے تو کیوں سفر کی زحمت اٹھائے ہو
یہ تو عالم ازل کا ماجرا ہے ۔ ہو گیا ولایت والے اس سے
واقف تھا ۔ ابھی وہ دو برس سے جانتے ہیں ۔

. . . .

. . . . بیان کرنے کے قابل [illegible]
بات ہے کہ قبل کانگریس یہ تمام جانور اپنی مشیت و
طبیعتوں کے باوجود [illegible] جھنکا جھیں رکھتے
ہیں [illegible] اور متفق القول ہیں ۔ اب اگر دل کی
خریداری کیجیے یاد کیجیے مگر ان خلقتوں کو ضرور رفع
کر دیجیے ورنہ بیچلی پر گھٹ گھٹ کے رہ جائیگے ۔

(۱) جانور آزاد ہوتے ہیں تو ہر ایک چل پھر کے دانہ
چگتے اور طعمہ حاصل کرنے میں مصروف ہو جاتا ہے
قسمت پر شاکر رہتا ہے

انچہ نصیب است ہم رسد

دنیا وسیع ہے لہذا ہر شخص اپنی حفاظت کی تدبیر
تمام کمزور خود ہی کر لیتے ہیں ۔ یہاں یہ حال ہے کہ [illegible]
کانگریس [illegible] جیسے جانوروں کے سامنے
دو دانے ڈالے جاتے ہیں ۔ اسیر قفس [illegible] ۔ یہ
تو کیا ہو ۔ لہذا اگر یہ دی آزادی ذاتی مصلحت کے
خلاف ہے تو پنجھی کا میدان تھوڑا وسیع ہو جانا چاہیے
کہ بھاگنے والا بھاگ کے جان بچا سکے ۔ اور مگر یہ [illegible]
روز روز سب سے کچھ نہ کچھ ۔

(۲) لڑائی جھگڑائی کے جو اسباب ہیں انہیں سے بڑا
سبب یہ ہے کہ بیرونی آمدنی پیداوار کا ذریعہ نقل
او منجملہ سمیت ہے کہ اس پار اٹھائے جاتی ہے کئی
جانوروں کو صرف ایک دانے چگنے پر قناعت کرنی پڑتی ہے
چڑیا [illegible] سے نہیں گھیرتے ۔ جھرکی چھانچ
میں ایک کی ایک جان لے کی نیت کرتا ہے ۔ حالانکہ جس
سے زیادہ ان جانوروں کا پورا مستحق ہے ۔

(۳) جب پانی تیار ہو جاتی ہے تو [illegible] صاحب کسی
دو دونوں کی منڈیا تنگی کر دیتے ہیں اور کبھی ایک کے حصہ
نکالے دوسرے کا حصہ کھا جاتے ہیں ۔ مگر معلوم ہو
اس واردات سے نفع نہیں ہوتا کیا [illegible]
ہے ہوگا ۔ جو جو دن سے بچتا ہے وہ رستوں میں [illegible]

(۴) اکثر ایسی سزا دی جاتی ہے جو حصے اور دفعہ کے خلاف ہوتی ہے اور شکایت کرتے ہیں تو زیادہ تنگی ہونے لگتی ہے۔ خدا نے سنا ہے قفس نشینوں کے داسطے گڑھے جاتے ہیں جو ان کے قابل ہونے کے سبب سے اپنی شکست کے خود ہی ذمہ دار ہیں۔ اب لاکھ دانہ پونے میں سڑکے زہریلا ہو جائے مگر کوئی تدبیر نہیں کی جاتی آرے چلے ہوں یا الٹ غوں غاں ایک ان کی ہو تو کوئی ہے۔ بغیر کی پوچھ سے کوئی انسان قتل نہیں ہو سکتا مگر بھوک کے مارے ہیں اگر کسی شیر نے اتفاقاً ہاتھ پر چونچ ماردی تو اشد دے اور بند ہونے تو دوڑ میں دوڑ پولیس کو جو شکین کن نیاد تو ہیں گردن پر چڑھا دیجاتی ہیں۔ ہم پنچ بزبان بے زبانی صرف چارہ طلب کرتی ہے خدانخواستہ کسی حاکم کے ذاتی اقتدار یا اصلی مالک کے دکھاریں، خدا ان مقصود نہیں ہوتا مگر اسکے سنی ہی لیے جاتے ہیں۔ سازش برائے بیگنہی زور آور جیل گارڈ ہیں۔

(۵) نئے قانون جس وقت پاس کرائے جاتے ہیں تو اُن کے معصوم ہونا چہ منشاء بہتر بتلایا جاتا ہے کا یقین دلایا جاتا ہے۔ لیکن جب ان کا عمل شروع ہوتا ہے تو استغفراللہ نعوذباللہ بہ گناہگار رہتا ہے نہ بیگناہ پھر بعض بہت جھٹ نہیں پنچ جھٹ زک جھٹ جانور جو اپنے کام کے لیے سدھائے گئے ہیں وہ بیادری میں شامل ہونے کے باوجود کچھ پروا نہیں کرتے اور جب تیلی گردن چوٹ کرتے ہیں اُسے مزا یاد آ جاتا ہے۔ صیاد اس چوٹ پر خوش ہوتے ہیں کہ تعلیم ضائع نہیں ہوئی امتحان میں پورے اُترے۔ قانون کا منشا تو یہ ہے کہ کالی چڑیاں جو پیوٹے میں دانہ چرایا کرتی ہیں وہی شکار ہوں مگر بیپیٹ میں بیگناہ چڑیاں بھی آ جاتی ہیں۔ ان شکاری چڑیوں سے کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوتی جتنی چاہیں زیادتی یا بے احتیاطی کریں اگر کبھی کبھار گرم نگاہ پڑ بھی گئی تو وہ نظارہ مظلوم بدنوں کے لیے بے اثر ہوتی ہے اور سطح پر غلط پڑھتی ہے۔ سرکاری رعب دل سے برطرف ہو جاتا ہے اور انصاف کی ساکھ بگڑ جاتی ہے پھر جو بیگناہ چڑیاں اپنی بیگناہی ثابت کرنے کی حسرت میں پھر پھر کے تنکے بھی صرف کرتی ہیں اور بیسی بھی ہو جاتی ہیں انکے

آنسو پونچھے نہیں جاتے بری تو ہو گئیں مگر گھر اجڑ گیا۔

(۶) سردار بھگت سنگھ صاحب کے والد نے لاہور کے ایک جلسے میں دلچسپ واقعہ بیان کیا ہے کہ بھگت سنگھ کو بعض شکاری چڑیوں نے صاف صاف الفاظ میں دھمکی دی تھی "ہم میاں تمہیں پھانسی ضرور دلوائیں گے" یہ واقعہ غلط ہو یا صحیح مگر اس قسم کی دھمکیوں کی آواز ہر مقام اور ہر شہر میں سنی جا سکتی ہے اسکے واسطے آواز بڑھانے والے آلے کی ضرورت نہیں۔ جس مقام پر جی چاہے سن لو۔ کہاں تک کہوں اور تمام ہندوستان کے دل تمہارے سامنے اکٹھا کروں۔

الغرض ہندوستانی دلوں کے برے بھلے اور صاف بیان کر دینے سے انگلستان کی منڈی میں خول نہیں بڑھ سکتا۔ اور موجودہ حالت میں اندیشہ ہے کہ ٹکا سا جواب ملے ؎

جنس ناقص ہے بنا میں نہیں لینے والا

اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو سفر کی زحمت رائیگاں ہو جائیگی کہنے کو تو فوجداری قانون بھی ہے دیوانی بھی مال بھی مگر فوجداری قانون میں اخلاق و رحم کا جز نہیں ہے جسکی وجہ سے آرام رہا یا کہ نہیں ملتا پولیس کے اختیارات اتنے وسیع ہیں کہ بادشاہی اختیارات اُن کے آگے ہیچ ہیں۔ پولیس کی نوکری میں اخلاق کی خوبی مشروط نہیں۔ خفیہ پولیس کا شعبہ ظاہری پولیس کے اعمال کی نگرانی نہیں کرتا۔ پکڑنے اور سزا دینے کے علاوہ ان کا اور کوئی فرض نہیں۔ دیوانی صرف اپنا جلال دکھتی ہے۔ مال کی کچہری تو بس نوعلی نور۔ اصلاحات کا نتیجہ اگر خلائق کی آسودگی ہے تو پرانے قانون قاعدے بدلنے کی سفارش کرو اور ان قوانین کی عمارت آرام و آسائش کی بنیاد پر قائم کرو ورنہ کونسلوں میں نمائندگی اور روز نیکار نئے قانون بنانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ ایک زمانہ تھا کہ دلوں پر انگریزی حکومت کا سکہ جما ہوا تھا اب بھی دل وہی ہیں البتہ حکومت دلداری اور دلبری کے انداز بدل گئی ہے۔ ساری ابتری اور بے چینی کا خلاصہ یہ ہے آگے تم جانو اور تمہارا کام ؎

استاد نباد آئینہ کو — سیکھا انداز دلبری کا
بھاۓ سدھار و تھا حافظ دیکھ میں نہ بھولنا۔

تمہاری دعا دار منشیٔ آزاد

پنچ بیگم صاحبہ جو کہا آپ نے فرمایا یہ کوئی نئی بات نہیں ہے موجودہ قوانین کی سختی تمام ادھر کی ذمہ دار ہے جو آج ملک میں برپا ہے۔ کونسل کے ممبروں کو نشتہ نہ زدہ باسوں سکتے نے پرانی بیہودہ لنگڑی کی جانب توجہ کی زحمت نہیں۔ مگر آپ کا یہ خیال غلط ہے کہ جو دل ہمارے لاٹ صاحب کے ہاتھوں انگلستان کی خدمت میں پیش کیے جائیں گا وہ دھوکے ... بیشک خاوندہ ہوگا اہل ہند کو ہر گز دنیا کی زندگی کے ٹھوکا گیت دکھانا چاہیے

دل لے کے تحفۂ دشمن آرمی برباد کرو گے
اُلٹی لی ان کے علاوہ دل کا آزادی کرو گے

لاٹ صاحب کے ولایت پہونچنے تک ہندوستان کی مختلف جماعتوں بالعقل آپ کے چاہنے کے دل مطروح ہو کے پہونچ جائیں گے ؎

تا دل غرقہ بخوں ہی بود آں طرز غزال
گرد اوہ لے ستانشت زبیاری دل

دلوں کی زبان بتلا لاٹ صاحب کہہ سکتے ہیں اگر یہ ممکن ہے کہ آپ کا دل بھی اپنی کہانی سنا سکے آپ کا دل اس شاعر کا دل ہے جو شکایت کرتا ہے ؎

خراب ناز دیا دل ادا بامی کند مارا
خدا رسوا کند دل را کہ رسوائی کند مارا

حسب استعداد قاعدہ ۱۷ ضابطہ دیوانی

نوٹس

بعدالت جناب بابو گوپال چندر صاحب بہادر منصف منشی علاقہ ...
اجراء ڈگری نمبری ۳۳ سنہ ۱۹۲۹ء
بابو گوبند سورج وغیرہ — ڈگریداران
بنام
ستیلا بخش سنگھ وغیرہ — مدیون
بنام اشیر نرائن ولد جانکا سنگھ ساکن موضع ... مہرج پور پرگنہ و تحصیل ... ضلع ... — مدیونان

ہرگاہ ڈگریداران نے درخواست اجراء ڈگری اس عدالت میں گزرانی ہو کہ مطالبہ ڈگری بذریعہ قرقی نیلام جائداد غیر منقولہ وصول کرا دیا جائے

لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بوقت ۱۰ بجے بتاریخ ۱۷ سترہ ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۹ء اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ اگر ایسا نہ کرو گے تو درخواست مذکور تمہاری غیر حاضری میں سماعت کی جاوے گی۔

بعد تاریخ مذکور حاضر عدالت بنا ہو کر بیان کرو کہ آیا حکم نیلام طلب تمہاری مرضی ہے یا کسے ہے۔

بتاریخ ۵ ماہ جون سنہ ۱۹۲۹ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم ضلع ڈگری

وقت حاضری بوقت ۱۰ بجے سے ۵ بجے تک



از عاجز بیچارہ نمی آید ہیچ
جز آنکہ ز صدق دل دعائے بکند

"پیارے بچھڑے۔ موٹا ہونا تو خیر مگر مٹھی بھر چارہ ملتا رہے گا بشرطیکہ دشمن بھوسے میں آگ نہ لگا دیں۔"


مگر نسیم نفست صبح بر چمن بگذشت
کہ گل ز بوے تو بر تن چو صبح جامہ درید
اصغر علی محمد علی تاجران عطر

مولانا پنچ کی نوٹ بک

سوزِ موسیقی

سنتے ہیں کہ مقام کراچی میں ایک بڑی دوکان آلات موسیقی کی جل گئی، کوئی تعجب کی بات نہیں کیا سنی کہ میاں تانسین مرلی میں اُتر کے دیپک راگ گا چکے تھے جہاں تک آواز جاتی تھی وہاں تک بے جلائے چراغ جل اُٹھتے تھے۔ وہ موسیقی ہی کیا جو سوز سے خالی ہو۔ ساز کے سینے میں سوز مخفی تھا۔ وحشت ہی تو ہے پردے آپس میں رگڑ گئے اور آگ برسنے لگی ہے

کوک کروں تو جگت جلے جنگل بن جل جائے

خیر بھی اب تو کارخانہ کا مالک اپنے آلات موسیقی کے بارے میں اعلان کرسکتا ہے کہ بچے سُروں کی آزمائش میں ستر ہزار کا نقصان ہوا۔ خریدار ہے جلدی خریدو۔ باجے کے ساتھ ایک ایک سینا (دستپناہ) مفت ملیگا۔ انگلیوں کے فرنٹ دینے سے باجا بجاؤ۔ اور بجانے سے پیشتر یا تو کسی تیز راگ گانے والے کو بلا لیا کرو کہ تم آگ … ذرہ پانی برسائے یا میونسپلٹی سے آگ بجھانیوالا انجن منگوا لیا کرو۔

ہمارے نزدیک کارخانے دار کا زیادہ نقصان نہ ہوگا۔ جلے ہوئے آلات کے اجزا دنیا کے عجائب خانے والے اس معجزہ موسیقی کی تاریخی یادگار قائم کرینگے ؎

تو کجا بجا کے نہ رکا انہیں تھے جو زندہ ساز ہیں
کہ جل اٹھیں تو عزیز تر ہیں نگاہ باجہ نواز ہیں

اپنی اپنی قسمت

ہمارے حاجی شوکت علی صاحب کو یقیناً اس معاملہ بے محل پر غصہ آیا ہوگا جو مٹیا جناب … سے جوش کے ممبروں کے حق میں سرزد ہوئی۔ آپ کو وانستہ معتوب یہ جناب کی اس … کی انگوٹھیاں نشانی کے طور پر دکھائیں اور میاں

… مسلمانان جنوب مغربی … کے جواب میں صدرت چشم شاہی سے چند سو آدمی مجبور … کے … سخاوت کے ابینج میں قطرے کی طرح جذب ہوجائیں؟ ؎

آئینہ بزم دکھتا ہے تو رسد، اے غیرت ماہ
ہم خانہ … دل …
بہتر کو ملیں نگینہ ہائے یاقوت۔ ترمیں حاجی
… سبحان اللہ

سچ ہے، رونے جھکے ہیں تو گلستاں کی طرف، کس دل سے یہ گوارا ہو کہ زچا خانے کا گوہر دیکھنے والے لعل و گوہر سے مالا مال ہوں اور زبان ثناگو مرتی رہے اور کوڑی نہ پائے تشنہ انعام رہے۔

اس بذل و عطا پر خوشامدیوں کو اختیار ہے کہ تاریخ کے صفحات کے لیے جو نئے واقعات جتنے چاہیں فراہم کریں مگر ہم ہرگز صاد نہیں کرسکتے۔ ہم حاجی صاحب کے ساتھ ہیں۔ غضب خدا کا ذہین اجنبیں محروم۔ … کا فدا محروم۔ یتیم خانے محروم۔ گدائے دعاگو محروم۔ علمی مجالس محروم فیضیاب کون؟ بہتر یہ بھی ایک چال ہے کہ جیسے ممبروں کے ڈکرے جواہرات بھرو یہ سے تہنیت خوانوں کے منہ خالی … ہونگے۔

استحقاق

ایک معمولی اصطلاح ہے جسے آجکل کوئی اہمیت حاصل نہیں، جسے پی چاہے وہی سہاگن۔ آنریبل سر حبیب اللہ کی جانشینی کے مسئلہ پر یار لوگ چہ میگوئیاں کررہے تھے کہ فلاں ہوگا اور فلاں ہوگا۔ آخر میاں سر فضل حسین جناب سرکار سر حبیب اللہ کے خلیفہ ہوگئے۔ اور یہ خیال کہ ہمارے صوبے کے ہوم ممبر نواب صاحب چھتاری اس جانشینی کے مستحق ہیں پورا نہوا۔ سوال یہ ہے کہ استحقاق کی ہانڈی کیوں کنکھنی ہوگئی؟ جواب کچھ مشکل نہیں۔ وجہ استحقاق یہی تھی؟ کہ جب سر … نظربند ہیں تو نائب ہوئے تو نواب صاحب چھتاری نے قابلیت کے ساتھ گھڈری کے فرائض انجام دیے کیسے ہاں۔ اچھا تو معلوم ہوا کہ نواب صاحب چھتاری کسی عہدے کے قائم مقام ہونے پر تنگ ہاتھ ہیں بس اسی دستور کی پابندی کی گئی …

… دوست یہ مسئلہ نیا ان پیچیدہ نہیں۔

گلوگیر منطق

یہ منطق بھی عجیب ہے کہ مدعی کی زمین پر … وشاہ نادر خان کے سر منڈھ دی ہے غرض اصل نہیں ہے کہ ذہین فکر کی غلطی سے محفوظ رہے بلکہ چاہئے مدعی عمل کرنے والے کا … ہو اور … ہے کہ آنکھیں نکل آتی ہیں … ہیں سے مرتا! حامد الانصاری صاحب اسی منطق پر عامل ہیں آپ فرماتے ہیں ؎

افغانستان کی بدقسمتی کا وہ بیانیہ تھا جب تھا
غازی حبیب اللہ … روشن خیال حربی شجاع
غیرت مند سخی اور رحم دل بادشاہ سردار محمد نادر خان کے
افغانستان میں … تشکیلات کو دیکھ کر مرعوب ہو گیا جس کا
نتیجہ ہوا کہ مغربی اصلاحات کے احیا میں شاہ کو غلط
طریق جلدی کرنی پڑی۔

اب منطق کی گلوگیری ملاحظہ ہو۔ جو کسی عزم کا مالک ہوتا ہے وہ دوسرے کے کہنے میں نہیں ہوتا۔ روشن خیالی گیس کی روشنی اور بجلی کی روشنی سے کام لینے کا نام نہیں۔ … شہر … کے فضل سے روشن خیال ہے اور شاہ غازی ہو سکتا ہے۔ جرأت کا مقتضی یہ نہیں ہے کہ … آدمی ناچے اور خون کی بو … دیکھتے ہی بیہوش ہوجائے۔ شجاعت سے مراد وہ جرأت ہے جو عقل کا ساتھ کبھی نہ چھوڑے تہور اور شجاعت میں یہی فرق ہے۔ شاہ کی غیرت مندی کا تجربہ ان عورتوں کو بھی ہے جو خوست کی لڑائی میں افواج شاہی کے ہاتھوں گرفتار ہوئیں اور بقول بد نصیبوں کے ننگ ناموس … خدا ہے مقنع و چادر کابل کی بازار میں بیچی گئیں یا وہ لوگ جانتے ہونگے جنہوں نے اعلیحضرت امان اللہ یا ان کے ہمراہیوں میں بلباس … رکھی ہوگی۔ رہی سخاوت اور رحمدلی تو سخاوت کا حال حاجی شوکت علی صاحب کے دل سے پوچھیے اور رحم دلی کا حال ان پچاس … سے جو بغاوت خوست کے الزام میں توپ کے منھ پر باندھ کے اڑا دیے گئے۔ دیگر سخاوت کے باقی جلد اوصاف خود مولانا حامد انصاری کے مضمون سے ماخوذ ہیں۔ اندریں صورت ہم تو حضرت شاہ کو … سمجھتے ہیں …

شاہ کے خود غرض مشیروں نے دکھ بھی گردش نہ بڑھا اور بچہ
سقا کے دشمنوں نے اسکی برائیوں کے اظہار میں ہزار
ہزار مبالغہ کیا لیکن آخر ماننا پڑا کہ افغانستان کی نبض
کو وہی خوب پہچانتا ہے۔
امان اللہ خاں کی شکست کو مقدرات سے تعلق نہیں
بلکہ یہ شکست ہے۔ اور اگر فرزند ارجمند حضرت
سقاء الملت والدین سرکار امیر حبیب اللہ خاں کو نہ رہت
کا منہ دیکھنا پڑا تو یہ تقدیر کے مقابلہ میں تدبیر کی شکست
ہو گی۔ لیکن معلوم شد کہ منطق بدو نبوی چیز نیست لکھی تھا

فاطمہ "تاج" خانم

شہر یار غازی کے برادر محتشم سردار عنایت اللہ خاں
نصیبوں نے دو مرتبہ تاج پہنا اور ۲۳ ماہ شہر یار کے ہمرکاب
رہے۔ اللہ کی دین بڑے بھائی کے یہاں بھی لڑکی
ہوئی چھوٹے کے یہاں بھی۔ سردار عنایت اللہ خاں
صاحب نے اپنی صاحبزادی کا اسم گرامی فاطمہ تاج خانم
رکھا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ تاج کا دو دفعہ تاج محل ہونا
(صاحبزادی کا مولد) کی یادگار ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ
نہیں صاحب یہ گم گشتہ تاج کی یادگار ہے۔

السلطنت و الخسر ائیل

ابھی اگر خدا کسی کو سلطنت دے۔ تو واللہ سسروں
سالوں کو ملکی معاملات میں مداخلت کا موقع ہرگز نہ دے
دیکھنا پڑیگا۔
وہ وقت کے وحید علی شاہ نے اپنے سسر نبیل علی الدولہ
ابا علی نقی خاں کو وزیر اعظم بنا کے مٹیا برج کا نظارہ
دیکھا اور شہر یار غازی نے سردار محمود طرزی کو سسرا
بناکے گدی سے ہاتھ دھویا۔ یورپ کی ہوا کھائی بڑی
سرتاج نادم (انصاف) و دیرینہ کی منشی گیری فرماتے ہیں
کہ طرزی پارٹی کی بڑھتی ہوئی طاقت نے مغربی طرز کی
اصلاحات کا رواج دینے پر آمادہ کیا جسے کیا شروع
کیا۔ یہی وجہ انتزاع سلطنت کی ہوئی۔

قابل توجہ مس میو

آج کل ایک انگلش مس صاحبہ کی شہرت بہت بڑھی
ہوئی ہے آپ کا اسم مبارک ایڈرینی ہے۔ پدر بزرگوار
فرانسیسی تھے اماں جان انگریزن تھیں۔ رشتہ معلوم
اور پدر زندہ ہیں یا مر گئے حسن کی خیرات دیتے اور
زکوۃ حسن لیتے ہیں جنکہ ان معارت آپ کرتے رہ
شاید ہی کسی عورت کو دنیا میں میسر آئے۔ اخلاق تو
کہتا ہے کہ یہ کمال دوست کیسا دشمن کو بھی خدا دے
مگر عجب پرست اور حریص شاہد نوجوان دل ہی دل میں
دعائیں مانگتے ہیں کہ نہیں جو مکار ذوس ایڈرینی صاحبہ
نے فراہم کیا ہے کوئی منچلا خاتون اس کا ذکر ہے
توڑ دیتا ہے۔
مس ایڈرینی کے مختصر سوانح یہ ہیں کہ آپ نے اپنی
ستی سالہ عمر میں صرف ۲۵ باضابطہ شوہر کیے اور
پچاس متمول شوہروں سے باضابطہ گرجے میں بیاہ
رچایا۔ سب شوہر زندہ صحیح سالم موجود ہیں ان میں
کوئی عاق بجاز طلاق کی مصیبت میں پھنسا۔
(جیسے پروانے جڑھیں!)
آپ ایک بھی فوجی افسر کے ساتھ باوردی سے
نکاح پڑھوا چکی تھیں۔ پچاسویں شوہر برخوردار تھے
اتنے میں دوسرا شوہر جو چار سال سے محروم الوصال تھا
گرجے میں وارد ہو گیا۔ بی بی شادی کرکے بھول
گئی تھیں مگر زوار وکیل حافظہ قوی تھا انہوں نے
مدرسہ ازل میں بھول جانے کا سبق نہیں پڑھا تھا
مدت کی مسروقہ کتاب آج سامنے آئی تو وہ پہچان گیا
ابھی پچاسویں شادی کی انگوٹھی انگلی سے دو اصل
نہیں ہونے پائی تھی کہ دوسرے پادری صاحب کو روتی
یاد دلایا۔ حضرت آپ بھی بڑے سر کے غبی اور
جنگلی ہیں جناب جنگی تھا بوقت اسی گرجے میں آپ نے
اس حقیر زوجی خاتون کے ساتھ یہی ورس دیا تھا۔
ذرا دفتر حاضری کا رجسٹر دیکھیے۔ میم صاحب بولیں ارے
جھوٹ۔ انگوٹھی کی آج ہی تو بسم اللہ ہوئی ہے
گھر بھول صاحب... نکاح ... اور ...
خطبہ پڑھیں کے ساتھ ... کیجو...

اور فصل کے کٹ جانے خرچ کر دیے معلوم ہوا کہ
نکاح بازی میں ایسی خاطر میں جکڑا جاتی ہیں۔ آپ نے
وساس کے پوت سب ہی برابر پر عمل فرما کے
بھائیوں کو بھی سلک تزویج میں اسلحہ فرما دیا!
کہ جانی کی خبر بھائی کو نہ ہوئی۔ جمع میں الاختین جائز
نہ تو بھی جمع بین الاخوین میں کوئی مضائقہ نہ تھا۔
ان پچاس میں سے کئی کھر پتی کروڑ پتی میں جو بے
بڑی بڑی رقمیں نخرے کی قیمت کے طور پر آپ نے
وصول کیں۔ آسٹریلیا اور ہندوستان بھی چھ
کہ مس میو کے نزدیک وحشی (۲) ہے۔ آپ کے دورے
شرف سے مشرف ہو چکا ہے۔ جہاں گئیں وہاں
ایک شوہر چھوڑتی گئیں۔ کیا مجال آبادیوں کی
ترقی یونہی ہوتی ہے۔ لطف یہ کہ تمام شوہر آپ کے
مداح ہیں "نہایت مہربان زوجہ ہے"
صرف ۲۵ بے ضابطہ شوہروں کی فہرست
دوسرا آپ کے دفتر متفرقات سے روزنامچے سے
معلوم ہو سکتا ہے پورے آدمیوں سے پوری
نہیں۔ جس وقت آپ نے فرمایا کہ اس بندی کے
پچاس خاوندان منکوحہ مختلف شہروں میں موجود ہیں
وہ بندی پیدا کرکے چھوڑ آئی ہے تو مہذب اخبار نویس
نے باور نہیں کیا اور کہا نہیں۔ وہ بھی کیوں جھوٹ
بولتی ہو۔ تم بھول گئی ہو۔ پچاس سے بہت زیادہ ہیں
آپ زوجہ ہو کے کیفیت سے بعض شوہروں کے
مخفی رازوں پر اطلاع رکھتی تھیں بعض نے انقباضات روز
آن میں سے دو ایک نے خودکشی کر لی کہ پھر کچہری کیوں
کہیں ذلت کا نہ سامنا ہو۔
فرانس میں دموازل کو کوئی کالا ہے وہی بیٹی
مشہور ہے۔ اور اسی نسبت سے آپ کا لقب فرشتہ
مرلش مشہور ہوا۔ صورت کے اعتبار سے اگر
آپ سچی ہو تمیں تو یہ تسخیر کی قدرت نہ ہوتی۔ بھائی
سر ہے دموازل کی جس نے اپنے فرشتے پیدا کیے
قریب قصد زمیں رہا لڑکا نام تھے ہی صاحب لوگ
اس کی عیوب پڑھاتے ہیں کہ وسٹنا ایبرٹ کی سی
کتاب لکھی۔ میڈم ایڈرینی یاسس ایڈرینی کی نقل میں
... ایبرٹ کی اسی قسم کی آپ بیتی کہانیاں ہیں